| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکی لیکس کی کہانی بریلویوں کی زبانی

قارئین کرام وکی لیکس کے جھوٹے انکشافات کی بنیاد پر رضا خانی ایک عرصہ تک علمائے اہلسنت و جماعت اور ان کی تنظیموں خصوصا جمعیت علمائے اسلام کو بدنام کرتے رہے الحمدللہ کہ ان الزامات کا بروقت منہ توڑ جواب بھی دیا گیا جس کے جواب الجواب سے آج تک دنیائے رضا خانیت عاجز ہے اور انشاءاللہ تا قیامت عاجز رہے گی۔ مزید اتمام حجت کیلئے ہم ہندوستان سے چھپنے والے ایک نامور بریلوی رسالے ''جام نور بابت جنوری ۲۰۱۱ء'' کے سکین دے رہے ہیں جس میں بریلویوں نے ۹۔۱۱ کے بعد وکی لیکس کو دنیا کا سب سے بڑا ڈرامہ قرار دیا اور اس کا خوب پردہ فاش کیا ہم امید کرتے ہیں کہ رضا خانی خدا خوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اب ان الزامات سے رجوع کا اعلان کریں گے جو انہوں نے وکی لیکس کی معلومات کی بنیاد پر علمائے دیوبند پر لگائے مضمون نگار نے ایران کی بے جا حمایت اور مستقبل میں ایران کو اسلام کا مرکز قرار دے کر ثابت کر دیا کہ رضا خانی رافضیوں کے چھوٹے بھائی ہیں۔

www.RazaKhaniMazhab.com

www.Haqqforum.com

www.youtube.com/razakhanimazhab

www.ahlehaq.org

Rs. 15/-
ملت کا ترجمان
ماہنامہ
جام نور
دہلی
January 2011
قدامت پرستی اور
تجدد پسندی سے نجات کے لیے
اسلام کی معتدل تعبیر کی ضرورت!
فضل حق، فضل رسول اور آزردہ
تیرہویں صدی کی تین عبقری شخصیات کے روابط محبت والفت
کیا عالم ہونے کے لیے
مدارس کی سند فراغت ضروری ہے؟
9/11 کے بعد دنیا کا سب بڑا ڈرامہ
وکی لیکس کی کہانی مسلم امہ کے خلاف
ایک سازش تھی جسے مسلم بصیرت نے ناکام بنادیا

نورین علی حق ☆

9/11 کے بعد دنیا کا سب بڑا ڈرامہ

وکی لیکس کی کہانی مسلم امہ کے خلاف ایک سازش تھی جسے مسلم بصیرت نے ناکام بنا دیا

پردہ اٹھتا ہے: وکی لیکس کے ذریعہ جاری کیے گئے ڈھائی لاکھ خفیہ دستاویزات میڈیا میں موضوع بحث بنے ہوئے ہیں، اور طرح طرح کی پیشین گوئیوں کا بازار گرم ہے-ان خفیہ دستاویزات کے اجراء سے یہ بات پایۂ ثبوت تک تو پہنچ ہی گئی ہے کہ دیگر ممالک کے سربراہ یا حکام جنون اور مرگی میں مبتلا ہوں کہ نہ ہوں، امریکہ اور اس کے حکام طاقت کے نشہ میں جنون کی حد سے تجاوز کر چکے ہیں-ان دستاویزات کے منظر عام پر آنے سے امریکی اخلاق باختگی بھی عیاں ہو چکی ہے-دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں ایک دوسرے کے سفرا موجود ہوتے ہیں اور اپنی ذمہ داری انجام دیتے ہیں، اپنے ملکی مفادات کا حصول اور اس کا تحفظ و نگرانی ان کی حد ہوتی ہے، وہ حتی الامکان یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ وہ اپنی حد سے تجاوز نہ کریں الا یہ کہ خود اس ملک کی حکومت کوئی خصوصی ذمہ داری انہیں سونپ دے، خصوصی ذمہ داری افہام و تفہیم وغیرہ کی ہوتی ہے جسے وہ اپنے منہج پر ادا کرتے ہیں اور غیر ضروری تنازعات سے خود کو بچاتے بھی ہیں-اس کے برعکس امریکہ دیگر ممالک میں اپنے سفراسے جاسوسی بھی کراتا ہے یہاں تک کہ اقوام متحدہ میں متعین ہندوستان، چین، پاکستان، کیوبا، وغیرہ کے نمائندوں کی ذاتی زندگیوں پر بھی گہری نظر رکھنے پر زور ڈالتا ہے-ان احکامات پر نہ صرف ہم حیرت و استعجاب کا اظہار کر رہے ہیں بلکہ خود امریکہ کے افغانستان ،الجیریا، اور بحرین میں سابق امریکی سفیر رونلڈری مین نے بھی ان پر حیرت کا اظہار کیا- وہ کہتے ہیں کہ واشنگٹن ان سے دیگر ملکوں کے بارے میں مسلسل وسیع پیمانے پر معلومات بھیجنے کا تقاضا کرتا ہے، حالاں کہ یہ ناقابل فہم ہے کہ مختلف شخصیات کے کریڈٹ کارڈز کے نمبر وغیرہ جمع کرنے کا مطالبہ فارن سروس کے افسران سے کیوں کیا جارہا ہے جن کے پاس کسی طرح کی خفیہ معلومات جمع کرنے کی تربیت نہیں ہے-

اسی طرح مارچ 2008 میں لکھے گئے ایک اور خط میں پیراگوئے میں تعینات ایک سفارت کار سے پیراگوئے، برازیل اور ارجنٹائن کے سرحدی علاقے میں القاعدہ ،حزب اللہ اور حماس کی موجودگی کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا تھا-ان دستاویزات میں کئی ممالک کے سربراہوں کا مضحکہ بھی اڑایا گیا ہے-طرفہ تماشا یہ کہ خفیہ دستاویزات کے شائع ہو جانے اور امریکہ کے رازہائے سربستہ کے عیاں ہو جانے کے باوجود کسی بھی امریکی کا معذرت نامہ اب تک سامنے نہیں آسکا ہے بلکہ اس پر وکی لیکس اور خفیہ دستاویزات کا انکشاف کرنے والوں کو دھمکیاں دی جارہی ہیں-امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ دستاویزات عیاں کرنے والوں اور اس کا سبب بننے والوں کے خلاف سخت اور جارحانہ اقدامات کیے جائیں گے-دوسری طرف اپنے غیر اخلاقی بیانات اور احکامات کی زہر آلودگی کو کم کرنے کے لیے وہ یہ بھی کہنے سے نہیں کترا رہی ہیں کہ امریکہ سمیت ہر ملک کو لازمی طور پر اس قابل ہونا چاہیے کہ جن قوموں اور لوگوں کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں ان کے بارے میں بے تکلف گفتگو کر سکیں اور امریکہ سمیت ہر ملک کو لازمی طور پر اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ مشترکہ تحفظات پر ایمان داری کے ساتھ نجی بات چیت کر سکے-حالاں کہ اخلاقی طور پر انہیں ان ممالک سے معافی مانگنی چاہیے تھی جن کے بارے میں بھونڈے اور بھدے قسم کے جملوں کا استعمال کیا گیا ہے-یہ سب تماشا صرف دولت اور طاقت کا ہے جس کی بنا پر دیگر ممالک بھی ان خفیہ دستاویزات کے سامنے آنے پر شتر مرغ کی طرح ریت میں سر چھپا لینا چاہتے ہیں کہ وہ تیکھے، تلخ اور امریکہ مخالف بیانات دے کر جنگ و جدال مول خرید لینا نہیں چاہتے -غیر مسلم ممالک میں تو یہ ہمت ہی نہیں کہ وہ ان دستاویزات کو سچ اور مبنی بر حقیقت تسلیم کر لیں اس لیے پاکستان نے سعودی فرماں روا شاہ عبداللہ بن عبد العزیز سے منسوب صدر پاکستان زرداری سے متعلق بیان کو مسترد کر دیا ہے-

واضح رہے کہ ان خفیہ دستاویزات کی جتنی تفصیل اب تک سامنے آسکی ہے اس میں سب سے زیادہ مسلم ممالک اور سربراہان کا کچا چٹھا ہے یہاں تک کہ فرانسیسی میڈیا نے کہا ہے کہ:

"ان رپورٹس کی روشنی میں بعض ممالک اور حکمرانوں کے متعلق

☆alihaqnm@yahoo.com

عالمی سوچ بدل سکتی ہے تاہم اس کا سب سے زیادہ نقصان مسلم ممالک کو ہوگا-ان کے درمیان نفرت اور اختلافات کھل کر سامنے آنے کے امکانات بڑھ جائیں گے اور ان ممالک کے عوام میں پہلے سے موجود دوسرے ممالک کے حکمرانوں کے خلاف جذبات اور خدشات کو ہوا ملے گی-یہ ایک تلخ سچائی ہے کہ ان دستاویزات کے افشا کرنے کا اصل مقصد مسلم ممالک کے مابین دوریاں بڑھانا ہے-چوں کہ ان دنوں ایران سے سعودی عرب کے تعلقات میں پہلے سے بہتری اور استحکام نظر آرہا ہے اور کبھی بھی مغربی ممالک مسلم دنیا کے اتفاق پر چین وسکون کی زندگی بسر نہیں کر سکتے-اس لیے یہ ایک طریقہ نکالا گیا ہے تاکہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے-وہ حقائق جنہیں اسلامی ممالک کے سربراہوں کے متعلق وکی لیکس نے جاری کیے ہیں انہیں اگر کوئی امریکی وزیر یا حاکم کہتا تو سعودی اور متحدہ عرب ممالک کے تعلقات امریکہ سے تلخ ہوجاتے یا کم از کم وہ راز جسے شکوک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے وہ کھل جاتا کہ امریکہ مسلم دنیا کے آپسی بہتر تعلقات کو پسند نہیں کرتا-اس لیے یہ کام وکی لیکس کے ذریعہ کرایا گیا-سوال یہ اٹھتا ہے کہ جس ملک کے پرندے دوسرے کسی ملک میں مار دیے جاتے ہیں یا شکار کر لیے جاتے ہیں تو اسے خبر ہوجاتی ہے اور لاکھوں خفیہ دستاویزات چوری کر لیے جاتے ہیں تو اسے اس کی بھنک تک نہیں لگتی-یہ بات ناقابل فہم ویقین ہے-دراصل یہ 9/11 کے بعد کا سب سے بڑا ڈرامہ ہے جسے خود امریکہ نے رچا ہے اور مہرہ وکی لیکس کو بنایا گیا ہے، تاکہ ایک ابھرتی ہوئی مسلم طاقت کو مسلم ممالک کے ذریعے ہی کچل دیا جائے یا عبداللہ بن عبدالعزیز کے اصرار (امریکہ ایران پر حملہ کردے) پر ایران پائجامہ سے باہر آکر سعودی اور متحدہ عرب امارات کو دھمکی دے دے تو ہم دیگر مسلم ممالک کی خوشنودی کے حصول کے بعد ایران کی بھی اینٹ سے اینٹ بجادیں، حالاں کہ ان ممکنہ اور متوقع امکانات کے پیش نظر ایرانی صدر احمدی نژاد نے بروقت اور عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ کہہ کر چور کے منھ پر کالک پوتنے کا عمل کیا ہے کہ ان دستاویزات سے ایران کے اپنے ہم سایہ عرب ممالک کے ساتھ تعلقات متاثر نہیں ہوں گے-ان خفیہ دستاویزات کو افشا کرنے والے وکی لیکس کے مقاصد کو جاننے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ جان لیں کہ وکی لیکس کیا ہے:

وکی لیکس (Wiki leaks) ایک تعارف ؟ وکی لیکس کا کہنا ہے کہ وہ ایک بین الاقوامی بے لوث میڈیا آرگنائزیشن ہے-وہ خفیہ سینسرڈ، سیاسی، سفارتی اور اخلاقی اہمیت کے متعلق ممنوعہ اور غیر مطبوعہ دستاویزات بھی غیر معروف اور گمنام شخص سے قبول کر کے اسے منظر عام پر لاتی ہے-سویڈن میں اس ویب سائٹ کا قیام 2006ء میں عمل میں آیا-اسے سن شائن تنظیم چلاتی ہے-اس نے اپنی لاؤنچنگ کے ایک سال کے اندر ہی 1.2 میلین خفیہ دستاویزات اکٹھا کرنے کا دعوی کیا-خفیہ طور پر اس کے بانیوں میں چین، متحدہ عرب امارات، تائیوان، یوروپ، آسٹریلیا، اور جنوبی افریقہ کے ٹکنالوجی کے ماہرین اور صحافی شامل ہیں اور وہی اس کا مالی تعاون بھی کرتے ہیں-صرف ایک آسٹریلین شخص Julain Assange ڈائرکٹر کے طور پر بظاہر نظر آتا ہے-جولین اسانزے ۱۹۷۱ء میں آسٹریلیا کے شہر کوئنس لینڈ میں پیدا ہوا جہاں اس کے والدین اپنی تھیٹر کمپنی چلاتے تھے لیکن اسانزے کو نوجوانی سے ہی کمپیوٹر کا جنون تھا اس پر 1995ء میں درجنوں ویب سائٹس ہیک کرنے کا الزام بھی لگ چکا ہے جس کے بعد اسے عدالت میں اعتراف اور جرمانہ ادا کرنا پڑا-39 سالہ اسانزے کہیں مستقل قیام پذیر نہیں رہتا-عام طور پر اس کے پاس دو کیری بیگ رہتے ہیں جن میں سے ایک وہ اپنے کپڑے اور دوسرے کو لیپ ٹاپ کے لیے استعمال کرتا ہے-اسانزے 1980ء کی دہائی کے آخر میں ہیکنگ کرنے والے گروپ "انٹرنیشنل سرویز" کا رکن بھی تھا، اس دوران 1991ء میں میل برن میں واقع اسانزے کے گھر پر آسٹریلیائی پولس نے چھاپہ بھی مارا-1996ء میں اسانزے نے کمپیوٹر پروگرامر کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا-اس کے بعد اس نے 1999ء میں لیکس ڈاٹ او آر جی نامی ڈومین رجسٹرڈ کرایا-

وکی لیکس کو مختلف ایوارڈز سے بھی نوازا جا چکا ہے جن میں 2008ء کا اکونومسٹ میگزین نیو میڈیا ایوارڈ، 2009ء میں ایمنیسٹی انٹرنیشنل کا یو کے میڈیا ایوارڈ، قابلِ ذکر ہیں-موخر الذکر ایوارڈ ویب سائٹ کے علاوہ اس کے بانی جولین اسانزے کو بھی دیا گیا-مئی 2010ء میں دی نیویارک ڈیلی نیوز نے اسے خبروں کو مکمل طور پر تبدیل کر سکنے والی ویب سائٹس میں سرفہرست رکھا-

دسمبر 2006ء میں وکی لیکس کے پہلے ڈاکیومنٹ پوسٹ میں

صومالیا کے سرکاری افسر کے قتل کے فیصلہ پر شیخ حسن داہری کے دست خط شدہ دستاویز عام کیے گیے- جنوری 2007ء میں پہلی مرتبہ یہ ویب سائٹ انٹرنیٹ پر جاری ہوئی- ان ہی ایام میں امریکی فوج کی خفیہ اطلاعات پہنچانے والے محکمہ میں متعین براڈلے میننگ نامی سپاہی نے امریکی فوج سے اپنی برگشتگی کے بعد وکی لیکس کو عراق میں موجود امریکی فوجیوں کی خفیہ اطلاعات غیر معمولی تعداد میں بہم پہنچائی- اسے خفیہ اطلاعات اپنے کمپیوٹر پر منتقل کرنے کی پاداش میں گرفتار بھی کرلیا گیا- اب بھی اس سلسلہ میں اس پر مقدمہ چل رہا ہے، پرلطف بات یہ ہے کہ مذکورہ فوجی سپاہی براڈلے میننگ Bradley Meaning امریکی ہے- اپریل 2010ء میں اس نے 2007ء کا ایک ویڈیو جاری کیا جس میں امریکی اور اس کے اتحادی فوجیوں کی داستان ظلم وجبر قید تھی- اسی سال جولائی 2010ء میں 76,900 خفیہ دستاویزات پر مبنی افغان جنگ ڈائری جاری کرکے پوری دنیا میں ہلچل مچادی، 2008ء میں امریکی انتخابات کے دوران اس نے ایک میل بکس کے خاکے جاری کیے تھے جن میں اس وقت کی نائب صدر کی امیدوار سارہ پالن کی تصاویر اور اڈریس بک کے متعلق معلومات تھیں-

جنوری 2009ء میں یونائیٹڈ اسٹیٹس کے 600 دستاویزات عام کیے گیے، اسی سال ایسٹ انجلیا یونیورسٹی کی کلائی میٹ ریسرچ یونٹ کے متنازعہ دستاویزات کو چھاپ دیا- جن میں ماہرین موسمیات کے مابین ای میل کے ذریعہ باتیں ہوئی تھیں- 19ء مارچ 2009ء کو مختلف ممالک کی غیر قانونی سائٹس کی فہرست جاری کی گئی 28 جنوری 2009ء کو پیرو کے قومی لیڈروں اور تاجروں کے درمیان 86 ٹیلی فونک ریکارڈنگ جاری کی اس میں پیٹروگیٹ آیل اسکینڈل سے متعلق باتیں تھیں یہ اسکینڈل 2008ء میں ہوا تھا- 16 جنوری 2009ء کو ایرانی نیوز ایجنسی نے رپورٹ دی کہ ایران کے اسٹمک ایجنسی آرگنائزیشن کے سربراہ نے اپنی 12 سالہ خدمات کے بعد اچانک استعفا دے دیا، بعد میں وکی لیکس نے ایک رپورٹ جاری کی جس میں بتایا گیا کہ ایران میں زبردست ایٹمی دھماکہ ہوا تھا، 25 نومبر 2009ء کو اس نے 5.70 لاکھ پیجر پیغامات عام کیے- یہ پیغامات 9/11 کے دن پنٹاگن افسروں اور نیویارک سٹی کے محکمہ پولس کے درمیان بھیجے گیے تھے- 15 مارچ 2010ء کو امریکی محکمۂ دفاع کی 32 صفحات پر مشتمل خفیہ رپورٹ جاری کی گئی اس میں 2008ء کی کاؤنٹر انٹیلی جنس اینالائسیس رپورٹ تھی- سب سے بڑا دھماکہ اس نے اس مرتبہ امریکہ کے لاکھوں خفیہ دستاویزات جاری کرکے کیا ہے جنہیں ہضم کرجانا پوری دنیا کے لیے باعث پریشانی ثابت ہورہا ہے-

موجود دستاویزات پر ایک طائرانہ نظر:- 2,51,287 خفیہ اطلاعات ودستاویزات 30 نومبر کو وکی لیکس نے جاری کیے، جو گالیوں اور دشنام طرازیوں کا پلندہ ہے- غور طلب مقام ہے کہ ان دستاویزات میں کسی بھی ملک کے سربراہ کو اچھے الفاظ سے یاد نہیں کیا گیا ہے- عام طور پر غلط تاثر ہی دیگر ممالک کے سلسلہ میں امریکہ کا ہے جس سے خود امریکہ کی شرافت اور نمائشی تعلقات کا راز فاش ہوگیا ہے- ایسے ایسے ریمارکس ہیں جن کا تصور ایک شریف آدمی کر ہی نہیں سکتا چہ جائے کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے سربراہ کے سلسلہ میں ایسا کرے- ان حقائق کے منکشف ہونے سے انسانیت مجروح ہوئی ہے- گرچہ ان کا مقصد مسلم ممالک کے مابین منافرت پھیلانا رہا ہو مگر اس زمرے میں امریکہ بھی ننگا ہوگیا ہے- ان میں ایرانی صدر محمود احمدی نژاد کو ہٹلر سے یاد کیا گیا ہے، فرانس کے صدر سرکوزی کو بے لباس بادشاہ بتایا گیا ہے- جرمنی کی چانسلر انجلینا مرکل کو کمزور حکمراں، افغانی صدر حامد کرزئی کو دماغی خلل کا شکار اور لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کی کل وقتی نرس ایک گرم حسینہ ہے- اس طرح کے افکار بہرحال غیر ذمہ دار اور غیر مہذب ہی لوگوں کے ہوسکتے ہیں- خصوصی طور پر ان دستاویزات میں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے حوالہ سے دو مسلم ملک کے سلسلہ میں بات سامنے آئی ہے- ایک تو یہ کہ پاکستانی صدر آصف علی زرداری دہشت گردی کے سدباب میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں- دوسری یہ کہ سعودی فرماں روا نے ایک سے زائد بار امریکہ سے اصرار کیا کہ آپ ایران پر حملہ کرکے اس کے نیوکلیائی تنصیبات کو تباہ وبرباد کردیں وہیں عادل الزبیر کے حوالہ سے بھی یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ کہا کہ سعودی فرماں روا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ سانپ کا سر کچل دیں- گرچہ ان دستاویزات کے سامنے آنے کے بعد سعودی وزارت خارجہ نے ان باتوں کی سخت انداز میں تردید کردی ہے وہیں صدر ایران محمود احمدی نژاد نے بھی کہا ہے کہ عرب

ممالک مغرب اور امریکہ کے جھانسے میں نہ آئیں ان کا اصل مقصد ہمارے باہمی تعلقات خراب کرنا ہے۔ ہمارے تعلقات پر وکی لیکس کا جادو اثر انداز نہیں ہوگا۔

وکی لیکس کے پاس ان اقوال کو صحیح ثابت کرنے کے لیے دلائل نہیں ہیں اس لیے اس پر کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔ البتہ ایران وعرب کے بعض اختلافات کا بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش ضرور کی گئی ہے، تاکہ شیعوں کی اکثریت سعودی شاہ سے کم از کم متنفر ضرور ہو جائے اور احمدی نژاد کے بیان کے بعد بھی بہت حد تک اس کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

ان امکانات کو مسلم ذہن سے کھرچ پھینکنے کے لیے یہ بے حد ضروری ہے کہ اگر یقیناً وکی لیکس کے یہ انکشافات جھوٹ ہیں تو سعودی اس پر سخت اقدامات کرے اور اس کی گہرائی تک جائے کہ یہ وکی لیکس کی شرانگیزی ہے یا امریکی حکام کی کہ انہوں نے ہی ان اقوال کو سعودی شاہ سے منسوب کر دیا۔ ورنہ مغرب اور اس کے ادارے اسی طرح جھوٹ منسوب کر کے ایک نہ ایک دن اپنے مقاصد و اہداف میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ ایران کب تک برداشت کر سکے گا۔ اور یہ بھی امر اپنی جگہ مسلم ہے کہ ایران کے تباہ ہو جانے کے بعد 56 مسلم ممالک میں سے کسی کے پاس یہ دم خم نہیں ہے کہ وہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ آج حالات اس قدر عبرت ناک ہیں جس کا تصور ممکن نہیں۔ ہمارے کئی مسلم ممالک کے پاس دولت و ثروت اور تیل کی زبردست فراوانی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی امریکہ اور دیگر یوروپی ممالک کے دست نگر ہیں۔ حالاں کہ یوروپ اور امریکہ عرب ممالک سے تیل اور دولت حاصل کرتے ہیں اور ان ہی پر رعب بھی جھاڑتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا مضحکہ خیز ہو سکتا ہے کہ سعودی فرماں روا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کو آپریشن کرانا ہوتا ہے تو وہ امریکہ کا سفر کرتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ عرب میں تشفی بخش ذرائع علاج مہیا نہیں ہیں یا خود اپنے ملک کے ذرائع علاج سے شاہ عبداللہ مطمئن نہیں ہیں اس لیے وہ امریکہ کا سفر کرتے ہیں۔ بہر حال ان ہی ایام میں جب وکی لیکس کا ڈرامہ رونما ہوا شاہ سعودی کا امریکہ میں ہونا مصلحت سے خالی نہیں محسوس ہوتا۔ اب تک ان حقائق کا خلاصہ سامنے نہیں آ سکا ہے اور نہ ہی آنے کی امید ہے چوں کہ 9/11 ڈرامہ کے حقائق دس سال گزر جانے کے باوجود سامنے نہیں آ سکے تو حالیہ ڈراموں کا سامنے آنا بھی آسان نہیں ہے۔

بہت سے ذہنوں میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہوگا کہ آخر کوئی ملک اپنے خلاف بھی سازش کیوں کر سکتا ہے تو اسے سمجھنے کے لئے 9/11 پر قائم کیے جانے والے شکوک کا مطالعہ ضروری ہے، ان کے مطالعہ سے سوچنے کا انداز بدلتا ہے اور قاری یہ سمجھ پاتا ہے کہ یہودی و مسیحی لابیز مسلمانوں کو بدنام کرنے اور انہیں پوری طرح مغرب زدہ ان کے ذہن پر آتا ہے کہ کوئی اسلامی ملک خود کفیل بننے کی کوشش کر رہا ہے تو وہ اس کے خلاف نت نئی سازشیں رچتے ہیں، اپنی دھونس جمانے اور دوسروں کو کمزور و کمتر ثابت کرنے کے لیے مختلف اسلحے استعمال کرتے ہیں۔ پورا مغرب کلیسا کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے اور جب کوئی مسلم سربراہ قرآن و رسول ﷺ کا اتباع کرتا ہے تو اس کا عمل مغرب کے لیے ناقابل برداشت ہوتا ہے، مغرب کی یہ دوہری پالیسی کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کے تبلیغی مشن کا ایک حصہ ہے۔ جسے وہ بڑے ہی شاطرانہ انداز میں سیکولر خول کے اندر لپیٹ کر مشرق کی طرف اچھال دیتا ہے اور خول کو ہی دیکھ کر مشرقی اس کے دلدادہ ہو جاتے ہیں۔ بہر کیف اس سے قبل بھی امریکی ڈرامہ پر تجزیہ نگاروں نے بے تحاشا شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے جو دنیا کی مختلف زبانوں کی کتابوں اور رسائل و جرائد میں بکھرے پڑے ہیں البتہ 9/11 پر مبنی شکوک و شبہات کو کافی حد تک نذر الحفیظ ندوی نے اردو میں اپنی تصنیف مغربی میڈیا اور اس کے اثرات کے نئے ایڈیشن میں سمیٹا ہے۔

اس چوطرفہ بے چینی کے باوجود امریکہ کی خاموشی اور مسلم ممالک پر پیہم حملے شکوک و شبہات کو مزید ہوا دیتے ہیں۔ البتہ مسلم دنیا حقائق جاننے کی خواہاں ضرور ہے۔ بہر حال ڈھائی لاکھ سے زائد خفیہ اطلاعات میں 2,278 کاٹھمنڈو کے امریکی سفارت خانہ سے اور 3325 کولمبو کے امریکی سفارت خانہ سے، 2220 اسلام آباد کے امریکی سفارت خانہ سے اور 3038 پیغامات ہندوستان کے امریکی سفارت خانہ سے جاری کیے گئے ہیں۔ ان خفیہ دستاویزات کو بعض 2006ء سے مارچ 2010ء تک کے بتاتے ہیں اور بعض کا کہنا ہے کہ ان کی مدت 28 دسمبر 1966ء سے شروع ہوتی ہے اور یہ دستاویزات 28 فروری 2010ء تک کو محیط ہیں۔

وکی لیکس ڈرامہ کے حقائق ومقاصد کیا ہیں؟ دقت نظر سے دیکھے جانے کے بعد کوئی بھی باشعور انسان یہ محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان دستاویزات کا بیشتر حصہ ایسا ہے جسے پروپیگنڈے کے بغیر بھی عام کیا جاسکتا تھا لیکن اس کام کے لیے پوری دنیا کے میڈیا کا میدان میں آنا اور اس پر واویلا مچانا کسی خاص مقصد کے لیے ہے-تاریخ گواہ ہے کہ یوروپ وامریکہ کا یہ پرانا وتیرہ رہا ہے کہ وہ دوسروں کو لڑاتے ہیں اور حکومت کرتے رہتے ہیں-مزید یہ کہ افغانستان وعراق کی تباہی کو بھی عرصہ گزر چکا ہے- 56 مسلم ممالک میں صرف ایک ایران ہی باقی ہے جو امریکہ کے کنٹرول سے باہر اور اس کے چشم وابرو کے اشاروں پر رقص کرنے کو تیار نہیں ہے-اسی لیے یہ ڈرامہ رچا گیا تاکہ تمام مسلم دنیا میں شیعہ سنی آپس میں ہی باہم دست وگریباں ہوجائیں اور ایران قوت برداشت کھوکر سعودی کو دھمکی بھی دے دے تو عرب ممالک کے موٹے دماغ والوں کی اجازت سے ایران پر حملہ کرنا آسان ہوجائے گا اس طرح اپنا مقصد بھی حل ہوجائے گا اور اگر ایران کی تباہی کے بعد وہاں بھی عراق کی طرح انسانیت سوز اور تباہی پھیلانے والے ایٹمی ہتھیار دریافت نہ ہوسکے تو بعد میں ہمیں سبکی کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا اور اس طرح وہ بش سے بہتر صدر امریکہ بھی ثابت ہوجائیں گے چوں کہ بش کو عراق پر دلائل کے بغیر حملہ کرکے بعد میں پوری دنیا کی طرف سے تنقید اور مذمت برداشت کرنا پڑی تھی-اور اس طرح مسلمانوں کو بھی خانوں میں تقسیم کرنا آسان ہوجائے گا-یہ تو دونوں رہنماؤں سعودی فرماں روا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز اور بالخصوص محمود احمدی نژاد کی دوراندیشی کا نتیجہ ہے کہ مسلم دنیا میں شیعہ-سنی منافرت نہیں پھیل سکی-اگر محمود احمدی نژاد اس پر خاموشی اختیار کرلیتے یا اس پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے تو عین قریب محرم کے مہینہ میں شیعہ سنی اختلافات پھوٹ پڑتے اور انہیں جانی ومالی خسارے برداشت کرنے پڑتے-میرے اس خیال کو امریکہ کی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے اس بیان سے تقویت ملتی ہے کہ وہ ایک طرف وکی لیکس کے خلاف سخت اقدامات کی دھمکیاں دے رہی ہیں تو وہیں اس بات کی تصدیق بھی کررہی ہیں کہ ایران کے ہم سایہ عرب ممالک اس کے نیوکلیائی ایٹمی تنصیبات سے حد درجہ پریشان ہیں-یعنی وہ پس پردہ اس بات کی تصدیق کررہی ہیں کہ یقیناً شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے ایران پر حملہ کے لیے امریکہ سے اصرار کیا تھا اور عادل الزبیر سفیر امریکہ برائے سعودیہ کی طرف بھی جو قول منسوب ہے وہ بھی سچ ہے-منظر عام پر آنے والے دستاویزات کے سیاق وسباق بہر حال اس جانب اشارہ کرتے ہیں، ورنہ ایسے موقع پر جب مسلم دنیا خانہ جنگی کے دہانے پر پہنچ رہی ہو اس طرح کے بیانات آگ پر گھی کا کام کرتے ہیں-اس بات کا امکان بھی موجود ہے کہ عبداللہ بن عبدالعزیز کو امریکہ نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے اس طرح کے بیان پر اکسایا ہو اور بعد میں اسے منظر عام پر بھی لادیا گیا-جس وقت شاہ عبداللہ بنفس نفیس امریکہ میں موجود تھے اور ان کے لیے پوری عمارت ہی مخصوص کرلی گئی تھی تاکہ غیر ضروری لوگوں کو یہ بھی پتہ نہ چل سکے کہ وہاں کیا ہورہا ہے اور بآسانی بیانات جاری کرائے جاسکیں-جولین اسانژے بھی لاپتہ ہوچکے ہیں یہ بھی ایک معمہ ہے نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا، کیا پتہ وہ خود کہیں فرار ہوا یا اسے انڈر گراؤنڈ کرادیا گیا-بہت ممکن ہے کہ میری اس تشویش پر بہت سے اذہان میں یہ سوال اٹھے کہ اس سے پہلے بھی امریکہ کے مظالم کو وکی لیکس سامنے لاچکا ہے پھر امریکہ اپنے مقاصد کے لیے اسے کیوں کر استعمال کرسکتا ہے تو اس سوال کا جواب بہت آسان ہے اور ہمارے گردو پیش میں ایسے حالات رونما ہوتے رہتے ہیں جب ایک نیتا دوسری پارٹی کے لیے سخت دست کہتا رہتا ہے لیکن آئندہ الیکشن میں وہ اپنے ذریعہ مخالفت کی جانے والی پارٹی کا ایک اٹوٹ حصہ بن چکا ہوتا ہے-آج کی تاریخ میں ضمیر فروشی کی کوئی حد نہیں ہوتی انسان کسی بھی حد تک پہنچ جاتا ہے-بالخصوص اس وقت اسے اور بھی سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے جب وہ خود کو بے سہارا اور مالی واقتصادی طور پر کمزور محسوس کرتا ہے-یہ بات بھی کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ وکی لیکس بند بھی کیا جاچکا ہے اور اس کے ایڈوائزری بورڈ کے ممبر کے طور پر صرف اسانژے ہی سامنے آئے ہیں-اس لیے یہ سوچنے کی بھی گنجائش اپنی جگہ باقی ہے کہ اندرونی طور پر خود امریکہ ہی اسے مالی تعاون کرتا ہو-پھر میڈیا کے حواس پر اس طرح اس کا چھا جانا خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہودی ومسیحی لابی کا دست مقدس اس کی پشت پر ہے، ورنہ یہ دستاویزات اس طرح ہر فرد بشر کا موضوع سخن نہیں بن پاتے-بہر حال قابل تعریف ہیں محمود احمدی نژاد کہ ان کے محض ایک تردیدی بیان سے مسلمانوں کا خون آپسی قتال سے محفوظ رہا اور امریکہ، اسرائیل اور دیگر

یورپی ممالک کے خوابوں کا محل بھی ایک لمحہ میں زمیں بوس ہو گیا اور مظلوم فلسطین کے حق میں آواز اٹھانے والا ایران بھی محفوظ رہا- جب مسلم دنیا کو آپس میں لڑا کر لطف اٹھانے والا مغرب کے ترکش کا آخری تیر بھی ہدف تک نہیں پہنچ سکا تو وہ بوکھلا کر ایران کو دھمکیاں دینے لگے کہ ایران محاذ آرائی اور عدم تعاون کا راستہ لازمی طور پر چھوڑ دے دھمکی آمیز اس جملہ کے بعد کیا کہا جاسکتا ہے وہ ہر شخص جانتا اور اچھی طرح سمجھتا بھی ہے- 30 نومبر کے عین چار دن بعد 4 دسمبر کو یہ بیان عام کیا جانا اس جانب بھی اشارہ کرتا ہے کہ ڈرامہ فلاپ ہونے کے بعد پورا مغرب بوکھلا گیا ہے- 4 دسمبر کو راشٹریہ سہارا نے ویانا (رائٹر) کے حوالہ سے ایک خبر شائع کیا ہے، جس میں یہ بھی ہے کہ ''مغرب کو شبہ ہے کہ ایران نیوکلیائی ہتھیار بنانے کا ارادہ رکھتا ہے- جرمنی، فرانس اور برطانیہ نے نیوکلیائی توانائی ایجنسی کی بورڈ میٹنگ میں ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اب کوئی متبادل راستہ نہیں رہ گیا- ایران کو لازماً سرگرم طریقہ سے اپنے نیوکلیائی پروگرام کی قطعی پرامن نوعیت کے تعلق سے مغرب کو اعتماد میں لینا ہوگا'' ظاہر ہے کہ تمام متبادل کا استعمال مغرب کر چکا ہے پھر بھی ایران تک اس کی رسائی ممکن نہیں ہو سکی تو اب زور زبردستی سے کام لیا جائے گا-

مسلم دنیا کے مثبت ردعمل کی ضرورت ہے: مسلم دنیا کو اللہ تعالی کی طرف سے سوچنے سمجھنے اور مثبت عمل کے لیے یہ موقع غنیمت کے طور پر دیا گیا ہے اسے وہ محسوس کریں کہ داخلی و جزوی اختلافات چاہے جس حد تک بھی ہوں بہرحال ایک مسلمان ہی دوسرے مسلمان کا ساتھ دے گا- ایسے موقع پر جب کہ خادم الحرمین ہر مسلم نگاہ سے گر جاتے نژاد کے ایک تردیدی بیان نے یہ ثابت کر دیا ہے -اب مسلمانوں کو مزید بے وقوف نہیں بنایا جاسکتا، وہیں دوسری طرف ''الکفر ملة واحدة'' کی حقیقت بھی سامنے آچکی ہے اس لیے وکی لیکس کے اس عمل کے اصل مقصد کو سمجھتے ہوئے آپسی اختلافات کو طاق نسیاں بنا کر مسلم ممالک ''جسد واحد'' کی عملی تفسیر پیش کریں اور ایران کو دوسرا عراق بننے سے بچائیں کہ اس کی تباہی بالواسطہ طور پر ساری مسلم دنیا کی تباہی ٹھہرے گی- اگر ایران تباہ و برباد ہو گیا تو ساری مسلم دنیا کی حالت 1947ء سے پہلے کے ہندوستان کی سی ہو جائے گی اور مسلم دنیا کی نہ صرف دولت بٹوری جائے گی بلکہ انہیں اچھوت اور غیر مہذب بھی ثابت کیا جائے گا- اور عرب و متحدہ عرب امارات ''ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم'' کے علاوہ کچھ نہیں کر سکیں گے- چوں کہ ان کے پاس نہ فوج ہے نہ اسلحہ، پھر وہ اپنا سونا اور اپنا تیل بھی حاصل کرنے کے لیے امریکہ و یوروپ کی طرف بھوکے بھکاری کی طرح دیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے- اور انہیں امریکہ کا ایک کتا بھی ڈرانے دھمکانے اور خوف زدہ کرنے کے لیے کافی ہوگا- اس لیے نہ صرف ایران کا ساتھ زبانی طور پر دیں بلکہ اسے مالی تعاون بھی کریں تاکہ وہ اپنے عزائم و ارادے کو بہتر طریقے پر زمین پر اتار سکے- اور زیادہ سے زیادہ نیوکلیائی تنصیبات کا تجربہ کرے-

سعودی و دیگر متحدہ امارات جن مفروضہ بدگمانیوں میں سانس لے رہے ہیں کہ انہیں ایران سے ہمہ وقت خطرات لاحق ہیں انہیں وہ اپنے ذہنوں سے نکال دیں وہ دشمن کی سازشوں کو سمجھیں، مسلم امہ کی تباہی اور زوال کی داستانیں بہت طویل ہو چکی ہیں، ہمارے عالمی دشمن ہمیں بہت دنوں تک سے اپنی انگلیوں پر نچا رہے ہیں تاخیر بہت ہو چکی لیکن آنکھیں کھولنے کا وقت اب بھی باقی ہے- اگر ہمیں روئے زمین پر اپنی داستان باقی رکھنی ہے تو ہمیں سنبھلنا ہی ہوگا اور بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم چلنا ہی ہوگا- چوں کہ ایران سب کچھ کر سکتا ہے- امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا ہے، اس کی سرزمین پر اسے ہی چیلنج کر سکتا ہے- اسرائیل کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوششیں کر سکتا ہے، عراقی وکویتی اہل تشیع کا تعاون کر سکتا ہے مگر وہ رسول اور آل رسول کی سرزمین پر حملہ آور ہو کر ان کے نقوش و اثرات کو مٹانے کا سبب نہیں بن سکتا، اسے قندیل رہبانی سمجھ کر یک و تنہا نہ چھوڑیں یہ آئندہ مسلم دنیا کا سرمایۂ افتخار بن سکتا ہے اس کی حفاظت کریں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کے سیاسی نظریات کے اتباع کے لیے خود کو تیار کریں، چوں کہ کسی بھی خوش حال ملک کے لیے صرف دولت کی ریل پیل ہی کافی نہیں ہوتی، اپنے دفاع کے لیے دفاعی ہتھیار کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے، سیاسی بصارت و بصیرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے، یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے جب ہم ''واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولاتفرقوا'' پر عامل ہو کر اپنے ماضی کے اعلیٰ اقدار اور روایات پر نظر ڈالیں، اور ''لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ'' کی مضبوط و مستحکم کڑی کی اہمیت کو سمجھیں- ☐☐☐☐☐